رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر :- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۲ | مورخہ ۶ جولائی ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

۲ جولائی حضرت خلیفۃ المسیح نے بوقت صبح ضعف دل کی شکایت بیان فرمائی - ۳ جولائی کو طبیعت بالکل صاف نہ تھی - مگر حضور نے کچھ سیر کی - ۴ جولائی پیچش کی شکایت ہے۔
حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح بفضل خدا اچھے ہیں -
حرم ثالث کو ۲ جولائی کی شام کو درد شکم کے باعث بے ہوشی کا دورہ ہوا - ۳ جولائی پیچش ہو گئی - جو (۴ جولائی) کو بھی بخار نہیں ہوا - ۵ جولائی بخار اور دیگر علامات مرض میں زیادتی ہو گئی ہے کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے - احباب دعا فرمائیں -

مس بکین صاحبہ یورپین نومسلمہ جو پچھلے دنوں قادیان آئی تھیں - ولایت کے لئے یہاں سے روانہ ہو گئی ہیں -

انگلستان میں تبلیغ اسلام

عید الفطر لنڈن میں

اقطاع عالم کے مسلمانوں کا اجتماع

ایک چرچ میں لیکچر

جماعت احمدیہ کا تبلیغی کام پورے جوش اور سرگرمی سے اس ملک میں جاری ہے - چرچ آف دی سپرٹ (Church of the Spirit) کے سکریٹری کی درخواست پر بمقام کیمبر ویل (Camberwell) خاکسار نے بتاریخ سات مئی بروز اتوار ایک لیکچر بعنوان "روحانی

ترقیات کا اسلامی طریق" دیا - تقریباً تین سو اشخاص موجود تھے۔ اول - اتوار کی معمولی عبادت میں مجھے دعا کرنے کے لئے کہا گیا - میں نے منبر پر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ کی تلاوت کی اور انگریزی میں اس کا ترجمہ کیا - اس کے بعد میرا لیکچر شروع ہوا - جسمیں پہلے میں نے بتایا کہ روحانی ترقی سے کیا مطلب ہے - اور کن نشانات سے ہم کسی روحانی انسان کو پہچان سکتے ہیں کہ وہ درحقیقت روحانیات میں ترقی یافتہ - خدا کا خلیفہ - حجۃ اللہ اور زمین پر اس کا مظہر ہے اور بتایا کہ صحیح طریق پر نماز پڑھنا - روزے رکھنا اور بنی نوع سے ہمدردی اس مقصد وحید کی طرف رہبری کرتے ہیں - میں نے درود کی تفسیر بھی بیان کی - جس میں ایک مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام دیگر انبیاء اور صلحاء کے لئے ترقی درجات کی دعا کرتا

ہے۔ اسی ضمن میں انجیل اور قرآن مجید کی تلاوت اور دیگر مقدس صحف مذہبی کی طرف بھی اشارہ کیا۔

لیکچر کے اختتام پر اس مجلس کی سکرٹری صاحبہ کھڑی ہوئیں اور انھوں نے بیان کیا کہ وہ اس لیکچر سے اسقدر متاثر ہوئی ہیں کہ اگر انہوں نے کسی مذہب کو اختیار کیا۔ تو وہ مقدس اسلام کے سوا کوئی اور مذہب نہیں ہوگا۔ بہت سے لوگ مجھ سے مصافحہ کرنے اور سرٹیفکیٹ کے لئے آئے۔ اور کئی دوسرے لوگ وہاں سے اس لیکچر کے مداح ہیں۔ ایک دوست نے یہ بھی لکھا کہ سامعین اس لیکچر سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

تحفہ شہزادہ ویلز معززین لنڈن کے ہاتھوں میں

مجھے چار درجن نسخے کتاب "تحفہ شہزادہ ویلز" کے موصول ہوئے جن کی چند کا بیان مطابق ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح فروخت کی گئیں۔ اور باقی نسخے صاحب علم اور معزز لوگوں میں تقسیم کر دیئے گئے۔ جن لوگوں کو یہ کتاب ہدیۃً بھیجی گئی ہے۔ انہیں لنڈن کے بڑے بڑے اخباروں کے ایڈیٹروں کے علاوہ پروفیسر ای۔ ایچ براؤن کیمبرج (۲) پروفیسر نکلسن کیمبرج (۳) پروفیسر سر ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ مصنف "دعوت اسلام" (Preaching of Islam) (۴) لارڈ لیوڈ (۵) لارڈ ہیڈلے (۶) وزیر اعظم (۷) وزیر ہند (۸) سر اولور لاج سائنسدان اور محقق علوم طبیعات (۹) اور سر آرتھر کانن ڈائل جو یورپ میں تحریک روحانیت کے بڑے لیڈر ہیں۔ وغیرہ وغیرہ اکابر کے اسمار گرامی بھی ہیں۔ انہیں سے اکثر نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھینگے۔ گزشتہ مئی میں جن اشخاص سے ملاقات کی گئی۔ ان میں سے مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں :-

(۱) ہز ہائنس عزت پاشا وزیر اعظم ترکی (۲) سفیر مختار دولت افغانستان (تین بار) (۳) سفیر سلطنت ترکی (۴) سر آرتھر ڈینیسن روز ڈائرکٹر لنڈن سکول آف اورینٹل سٹڈیز (۵) پروفیسر سر ٹی ڈبلیو۔ آرنلڈ (مصنف دعوت اسلام) (۶) نواب حمید اللہ خان آف Torum (۷) سر مائیکل اوڈوائر سابق لفٹنٹ گورنر پنجاب۔ (۸) فلسطین کا عربی وفد۔

اثنار گفتگو میں ان میں سے ہر ایک کو احمدیہ جماعت کی تبلیغ کی گئی۔ ان میں جو مسلمان تھے۔ ان کو بالخصوص بتایا گیا کہ مسلمانوں کی اصلاح و فلاح اور دوبارہ ترقی کا بہترین طریق مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کرنے پر موقوف ہے :-

(۱) سچے مسلمان ہو جائیں نہ کہ صرف نام کے مسلمان (۲) وہ اپنے آپ کو روحانی بنیادوں پر مرتب منتظم کریں (۳) اسلام کو غیر اقوام میں پھیلائیں۔ اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے۔ جو ان اصول پر پورے طور پر کاربند ہے۔

اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ لنڈن سے باہر کے احمدی (نومسلموں) سے سلسلہ ارتباط جاری رہے۔ چنانچہ سوتھ سی اور برائٹن کے نومسلم جب کبھی لنڈن میں آتے ہیں تو ہمارے ہی پاس مقیم ہوتے ہیں۔ اتوار کے دن اور ہائڈ پارک کے لیکچروں کا سلسلہ بدستور جاری رہے۔ میں رمضان کے مہینہ میں صرف ہر اتوار کو بعد دوپہر ہائڈ پارک میں تبلیغ کرتا تھا۔ جہاں ہر موقع پر بفضلہ تعالیٰ بہت سے لوگ جمع ہو جاتے تھے برادر عزیز دین صاحب بھی ہائڈ پارک میں تبلیغ کرتے کے علاوہ جب کبھی اپنے کاروبار کے سلسلہ میں سفر پر جاتے ہیں تو تبلیغ کا کوئی موقع نہیں جانے دیتے۔ انفرادی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ مختلف پارکوں میں عام لیکچر بھی دیتے ہیں۔ اپنے تازہ سفر میں جو انھوں نے انگلستان کے شمال کی جانب کیا۔ دو لیکچر دئیے ؎

لنڈن میں رمضان

اگرچہ دن بہت لمبے تھے جو کہ سولہ گھنٹے سے بھی زیادہ کے تھے تاہم خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم روزے رکھ سکے۔ اور تمام قرآن کریم ایک بار تراویح میں سُنایا گیا۔ غیر احمدی مسلمانوں میں افغانی سفیر اور ان کے عملے نے روزے رکھے۔ جو ایک قابل ستایش بات ہے اور باقی سینکڑوں مُسلمانوں سے چندہی نے روزہ کی تکلیف برداشت کی ؎

عید الفطر

نماز عید الفطر ہم نے بروز اتوار بتاریخ ۲۸ر مئی پڑھی۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس دفعہ پہلے تمام مواقع کی نسبت زیادہ لوگ تشریف لائے جنہیں ہندوستان کے مختلف حصص کے مسلم اور غیر مسلم۔ افغان۔ ایرانی۔ روسی۔ فلسطینی ترک۔ مصری۔ مشرقی افریقہ کے لوگ اور مغربی افریقہ کے لوگ مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ متعدد تعلیم یافتہ بنگالی۔ ہندو سائنس تعلیم یافتہ مغربی افریقہ کے عیسائی اور پارسی خواتین بھی ان آنیوالوں میں شامل تھیں۔ انگریز خواتین اور شرفاء بھی تھے۔ جنہیں سے کچھ نومسلم تھے۔ نماز ساڑھے گیارہ بجے مسجد احمدیہ کے باغ میں ادا کی گئی۔ نماز کے بعد خطبہ میں میں نے عید اور اسلامی روزہ کی فرضیت کی حکمت اور فلسفہ بتایا۔ خطبہ کے دوسرے حصہ میں میں نے مختصراً احمدیت کی تبلیغ مندرجہ ذیل طریق پر کی ؎

ہندوستان کا نصب العین سوراج سے بہت بلند ہے ہندوستان کے پاس ایک روحانی پیغام ہے جو وہ دنیا کو دینا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ روحانیت کو مادیت پر فضیلت ہے۔ احمدیہ جماعت ایسے اصول پیش کرتی ہے کہ جن پر ہندوستانی اتحاد تعلقات کی بنیاد مضبوط اور غیر متزلزل طور پر قائم کی جا سکتی ہے۔ جہدیت کے بنیاد پر عیسائیت کی گرفت ڈھیلی ہو چکی ہے۔ روحانیت کی جو جگہ خالی ہے۔ وہ اسلام اور محض اسلام ہی سے پُر ہو گی ؎

ساڑھے بارہ بجے باغ میں ملاقاتیوں کی ہندوستانی کھانوں سے تواضع کی گئی۔ موسمی حالت نہایت عمدہ اور خوشگوار تھی۔ باغ کے درختوں نے سبز پتوں اور خوشنما پھولوں کا نرم اور شاندار لباس پہنا ہوا تھا۔ میں نہیں جانتا کہ مہمانوں کے لئے کھانے یا موسم یا فضا نے یا مختلف اقطاع عالم کے لوگوں کے اجتماع میں سے کونسی چیز زیادہ خوشی کا باعث بن رہی تھی۔ بہت سے مہمانوں نے تمام دن یہیں بسر کیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہت محظوظ ہوئے۔ تمام دن معزز ملاقاتیوں کا تانتا بندھا رہا۔ وزیر افغانستان مع اپنے سٹاف کے۔ ترکی سفیر اپنے ردیبوٹن سمیت۔ ہمسایہ انگریز شرفاء اور خواتین۔ فلسطین کے عربی وفد کے ارکان اور دیگر مسلمان احباب آٹھ بجے تک تشریف لاتے رہے۔ ان تمام ملاقاتیوں کی چار اور ماحضر سے تواضع کی گئی۔ علاوہ معزز ملاقاتیوں کے جنمیں سے بعض کے اسمار گرامی اُوپر درج کئے گئے ہیں بعض اور قابل ذکر معزز ملاقاتیوں کے اسمار یہ ہیں :-

(۱) مسٹر جیون جی (ایسٹ افریقہ کے مسلمان ملک التجار)

(۲) پروفیسر ایس این۔ رائے ایم اے (لکھنؤ کالج)

(۳) چوہدری مولا بخش جنجوعہ آئی۔ ڈی۔ ایس ایم بیرسٹرایٹ لاء

(۴) ڈاکٹر۔ ایم۔ ایچ۔ بٹ (لاہور) (۵) مسٹر بلین ڈیمس بیرسٹرایٹ لاء (سیرالیون) (۶) ڈاکٹر ڈی احمد۔ ایم۔ بی (بنگال) (۷) مس محمد علی ایم۔ بی (لاہور) (۸) اور مسٹر جی ایس تارا ایڈوکیٹ لاہور۔ اور ایڈیٹر آف دی ہند۔

علاوہ ازیں متعدد ہندوستانی اور مغربی افریقہ کے پروفیسر۔ ڈاکٹر اور بیرسٹر صاحبان بھی تشریف لائے۔ جن کے نام ہمیں معلوم نہیں۔ مسٹر بلین ڈیمس نے بیان کیا کہ انہیں اسلام سے بہت دلچسپی ہے۔ اور انھوں نے کچھ اسلامی کتب مانگیں۔ چنانچہ میں نے ان کو کچھ ٹریکٹ اور بعض کتب دیں۔

مبارک علی (ایف۔ ایل۔ بی۔ ٹی) احمدیہ مسجد میلروز روڈ۔ ساؤتھ فیلڈز۔ لنڈن ایس۔ ڈبلیو۔ ۱۸ - ۲۲ جون ۱۹۳۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۶ رجولائی ۱۹۲۲ء

مولوی ثناء اللہ صاحب کے انعامی چیلنج کا فیصلہ

اس سے پیشتر جنوری گذشتہ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام لگایا۔ کہ آپ نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۳ پر ایک روایت درج کی ہے۔ جسمیں لفظ رجال (را کے ساتھ) ہے مگر مرزا صاحب نے اپنی فاسد غرض کی وجہ سے بگاڑ کر اس کو دجال (دال کے ساتھ) لکھا ہے۔ اور ہم کو چیلنج دیا۔ کہ اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صـ۲۳ کسی کتاب سے دکھا دو۔ تو تین سو روپیہ انعام پاؤ۔ ہماری طرف سے ۶ر جنوری کے الفضل میں مولوی ثناء اللہ کا چیلنج منظور کیا گیا مگر بجائے اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کسی مسلمہ فریقین شخص کے پاس روپیہ جمع کراتے۔ اور اسکو روپیہ دینے کا اختیار دیتے۔ بالکل غیر منصفانہ طریق پر انھوں نے ۳ر فروری کے اہلحدیث میں صرف دو دن کی مہلت مقرر کرکے لکھا کہ آئندہ اہلحدیث وار ۵ر فروری ۱۹۲۲ء تک تین سو روپیہ دینے کی تاریخ مقرر کرتا ہوں اس کے بعد میری مرضی پر منحصر ہوگا۔ باوجود مولوی ثناء اللہ کے اس غیر منصفانہ نوٹس کے قائمقام ان الفضل ۵ر فروری کو امرتسر پہنچ گئے۔ اور مولوی صاحب کو مسلمہ فریقین شخص کے پاس روپیہ جمع کرانے اور اس کو روپیہ دینے کا اختیار دینے پر زور دیا۔ تاکہ اس کو حوالہ دکھایا جاتا۔ مگر باوجود تین روز کی متواتر خط و کتابت کے بعد مولوی صاحب نے کسی مسلمہ فریقین شخص کے پاس روپیہ جمع کرایا۔ اور نہ اسے حوالہ دیکھکر روپیہ دینے کا اختیار دیا۔ یہ تمام خط و کتابت ۱۶ر فروری کے اخبار الفضل میں درج کرنے کے بعد میں نے چار صورتیں فیصلہ کی پیش کیں۔ جنمیں دوسری صورت یہ تھی۔ کہ ہم تین سو روپیہ انعام رکھتے ہیں۔ اگر مسلمہ فریقین شخص یہ حلفیہ فیصلہ دے۔ کہ اہلحدیث ۶ر جنوری کے چیلنج کے وہ معنے ہیں۔ جو اب مولوی ثناء اللہ بیان کر رہے ہیں۔ تو یہ روپیہ انہیں دیا جائے گا اس تجویز کے پیش ہونے پر اگر مولوی ثناء اللہ کو فیصلہ منظور ہوتا۔ تو اپنے چیلنج مورخہ ۶ر جنوری کے مطابق فوراً اپنا تین سو روپیہ جمع کراتے۔ اور پھر ہم سے تین سو روپیہ جمع کرانے کا مطالبہ کرتے۔ مسلمہ فریقین شخص جو فیصلہ کرتا۔ اس کے مطابق فیصلہ ہو جاتا۔ مگر چونکہ مولوی ثناء اللہ کو فیصلہ کرنا کسی طرح منظور نہ تھا۔ اس لئے نہ وہ اسطرف آئے۔ اور نہ ہی روپیہ جمع کرایا اور لکھا تو یہ لکھا کہ تین سو روپیہ جمع کرانا مجھ پر فرض نہیں۔ کیونکہ اصلیت معلوم تھی کہ جو الزام حضرت مرزا صاحب پر اہلحدیث میں لگایا گیا ہے کہ آپ نے اپنی فاسد غرض کی وجہ سے رجال کو بگاڑ کر دجال (دال کے ساتھ لکھا ہے۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ چونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ مولوی ثناء اللہ اپنے چیلنج سے پھر گئے۔ اگر خدا ترسی کا کچھ بھی حصہ مولوی صاحب میں ہوتا۔ تو اس کے بعد کسی انعامی مقابلہ کا نام نہ لیتے لیکن پچھلے دنوں مجھ کو مولوی ثناء اللہ کے ایک اور انعامی چیلنج کو پڑھ کر بہت حیرت ہوئی۔ اس چیلنج کے جواب میں میں چاہتا تھا کہ کچھ لکھوں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ پھر اسی روباہ بازی سے کام لینا شروع کر دینگے۔ جو پہلے چیلنج کے موقعہ پر ان سے ظاہر ہوئی۔ اس لئے میں اس کے متعلق چند امور پہلے لکھتا ہوں۔ باقی شرائط پھر طے ہو جاینگے ؛

اول مولوی ثناء اللہ اپنے دعویٰ کو متعین کر دیں تاکہ جو شخص مسلمہ فریقین فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو۔ وہ فیصلہ کر سکے۔ یعنی یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے حدیث ابن عباس مندرجہ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۸-۸۹ میں بددیانتی کی ہے۔ اور جان بوجھ کر لفظ من السماء کو اپنے دعوے کے خلاف پاکر ہضم کر گئے ہیں۔ مولوی صاحب اپنے دعویٰ کا ثبوت دینگے۔ اور ہم اس کی تردید کرینگے ؛

دوئم۔ چونکہ معاملہ اہم ہے۔ اور ہر شخص پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ فیصلہ ایمانداری سے کریگا۔ اسلئے فیصلہ کنندہ کا فیصلہ بحلف مؤکد بعذاب ہوگا۔ اور اس کو اپنی قسم میں یہ بھی ظاہر کرنا ہوگا کہ فتنہ فرو کرنے کے لئے جھوٹ بولنا میرے نزدیک جائز نہیں ؛

سوئم۔ شخص مسلمہ فریقین جو حلف مؤکد بعذاب سے فیصلہ کرے۔ اس طرح منتخب کر لیا جائے کہ یا تو ہم فرقہ اہلحدیث سے تین آدمی نامزد کرتے ہیں۔ ان میں سے جس شخص کے انتخاب پر مولوی ثناء اللہ اتفاق کریں وہ فیصلہ کریگا۔ اور یا مولوی ثناء اللہ جماعت مبایعین سے تین آدمی نامزد کرے۔ ان میں سے فریقین جس پر اتفاق کریں۔ وہ فیصلہ کرے۔ مولوی ثناء اللہ کا فرض ہوگا۔ کہ جس شخص پر فرقہ اہلحدیث میں سے فریقین کا اتفاق ہو۔ اس سے شرائط کی تعمیل وہ کرائے اور اگر ایسا شخص ہم میں سے باتفاق فریقین منتخب ہو۔ تو اس سے شرائط کی تعمیل کرانا ہمارے ذمہ ہوگا۔ جو شخص منتخب ہو۔ وہ پنجاب میں سے ہو۔ اور فیصلہ کرنے کی قابلیت اور اہلیت رکھتا ہو۔

چہارم۔ یہ مجلس گورداسپور میں منعقد ہو ؛

اگر مولوی ثناء اللہ اپنے دعویٰ کا ثبوت رکھتے ہیں اور عوام کو یونہی دھوکہ دینے کی کوشش نہیں کرتے تو مقابلہ میں آئیں۔ اور اپنے دعویٰ کو ثابت کریں۔ یہ کیا فضول بات ہے کہ انعامی چیلنج تو دے دینا۔ مگر فیصلہ کی طرف نہ آنا۔ اور تصفیہ کی راہ اختیار نہ کرنا۔

ہم نے تصفیہ کی جو صورت پیش کی ہے کسی انصاف پسند انسان کو اس کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔ اور امید کرنی چاہیئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اس کے متعلق کوئی عذر نہ ہوگا۔ لیکن اگر انھوں نے پہلے کی طرح اس دفعہ بھی چیلنج و حجت سے ٹالنا چاہا۔ تو مجھ ان سے جواب سمجھ لینگے کہ ہمارے مقابلہ میں انکی تحریروں کی غرض حق جوئی اور صداقت طلبی

نہیں ہوتی۔ بلکہ عوام کو دھوکہ دینا ہوتی ہو۔ جو ایک ایسے شخص کے لیے نہایت ہی قابل افسوس ہے جسے کسی طبقہ کا مذہبی لیڈر ہونے کا دعویٰ ہو۔

افریقہ میں عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ

مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ احمدی مبلغ افریقہ نے اپنی حال کی تبلیغی رپورٹ میں عیسائیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا :-

"لیگوس کے تعلیم یافتہ (مسیحی) طبقہ میں احمدی مبلغین کی تقاریر نے ایک حرکت پیدا کی ہے۔ ان کے قسیس خائف ہیں۔ اور ان کے کام کا جہاں تک مسلمانوں سے تعلق ہے۔ خاتمہ ہو چکا ہے اگر کوئی مسلمان تعلیم یافتہ نوجوان ابھی احمدی نہیں ہوا۔ تو عیسائی ہونے سے بھی رک گیا ہے۔

جو عیسائی ہو چکے ہیں۔ وہ صرف اسوقت کے منتظر ہیں کہ ہم ان کے سوشل تعلقات اور پوزیشن کے مطابق کوئی عبادت کی جگہ حاصل کر سکیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ جب سلسلہ احمدیہ اپنی اچھی عمدہ مسجد اور ہال وغیرہ بنائیگا۔ تو پھر ہمارے لئے شامل ہونا آسان ہو گا" (الفضل ۱۵ر جون)

یہ جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کا ثبوت اس بیان سے ملتا ہے۔ جو امریکن رسالہ "مشنری ریویو آف دی ورلڈ" میں شایع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ :-

"کلیسیا کو کسی ایسی چیز کا مقابلہ کبھی نہیں پڑا۔ جیسا کہ اب افریقہ میں اسے درپیش ہے۔ وہ کیا۔ مسلمانوں کا پختہ اور مآل اندیشانہ عزم ہے۔ جس کی غرض یہ ہے۔ کہ افریقہ کے باقی تمام غیر مسلم قبائل کو [illegible] اسلام کی حکومت میں داخل کیا جائے۔"

(ریویو ۱۱ر جون ۱۹۲۲ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ افریقہ میں ایک ہی اسلامی مبلغ کی موجودگی سے عیسائیت کو اپنی حفاظت کی کس قدر فکر پڑ گئی ہے۔ اور وہ اپنے متعلق کس قدر خطرہ محسوس کر رہی ہے۔ اگر مسلمان تبلیغ اسلام میں پورے طور پر لگ جائیں۔ اور مبلغین اسلام کی مدد کرنے سے دریغ نہ کریں۔ تو عیسائیت جو بیشمار مسلمانوں کو اپنا حلقہ بگوش بنا چکی ہے۔ نہ صرف مسلمانوں کو اس کے اثر سے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔ بلکہ خود عیسائیوں کو اسلام کا پابند بنایا جا سکتا ہے۔ کیا مسلمان اس طرف توجہ کرینگے۔

حقیقی مصلح

گاندھی جی خود بیان کر چکے ہیں کہ وہ سناتن دھرمی ہیں۔ دیوی دیوتا کے پرستار ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن مسلمانوں کو کیا کہا جائے کہ وہ ان کو انبیاء کرام کے مثیل اور ہم رتبہ کہنے میں باک نہیں کرتے۔ اور اس پر فخر کرتے اور انہیں اپنا نبی سمجھتے انہیں اپنا پیشوا اور حقیقی مصلح کہتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ایک مسلمان اخبار نے "صلیب آزادی پر چڑھنے کی تیاری" کے عنوان سے لکھا ہے کہ :-

"برطانوی اخبارات نے مہاتما گاندھی کی تقاریر اور ان کے طرز عمل کا مضحکہ اڑایا ہے۔ اور مہاتما جی نے اپنے ساتھیوں کی بیوقوفی پر جو آنسو بہائے ہیں انکی صداقت و خلوص دلی کو ظاہرداری کے برنگ و ریاکاری سے منسوب کیا ہے وہ نظارہ بھی قابل دید تھا۔ جبکہ افریقہ میں ایک پرجوش مسلمان نے مہاتما جی کے خنجر مارا۔ مگر مہاتما گاندھی نے جواب میں پھر بھی اس کے ساتھ محبت کا اظہار کیا۔ کیا عیسائی دنیا نے یورپ کے اندر حضرت مسیح کے بعد کوئی ایسی ہستی عالم ظہور میں آتی دیکھی ہے۔ مہاتما گاندھی جیل میں ہیں۔ لیکن ان کے تکالیف برداشت کرنے ہی سے ہماری نجات ہو گی۔ وہ ہمارے رہنما ہمارے پیشوا اور نبی نوع کے حقیقی مصلح ہیں"

جب مسلمانوں کی نجات گاندھی جی کے تکالیف اٹھانے پر منحصر ہو گئی۔ تو غریب عیسائیوں کا کیا قصور جو حضرت مسیح کے کفارہ پر ایمان لاتے ہیں مسلمان کہلانے والوں کے یہ خیالات نہایت ہی قابل رنج و افسوس ہیں۔ لیکن اس سے اتنا تو ظاہر ہے۔ کہ انہیں کسی "پیشوا" کسی "راہ نما" اور کسی "مصلح" کی اسقدر ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کہ وہ ایک غیر مسلم کو یہ درجہ دیکر اس کے پیچھے چل رہے ہیں۔

کاش مسلمانوں کو جہاں اس ضرورت کا احساس ہوا تھا۔ وہاں اس کے پورا کرنے کے لئے غلط اور تباہ کن طریق اختیار نہ کرتے۔ بلکہ ایسے شخص کو اپنا پیشوا بنالیتے۔ جو اسلام کی خدمت اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔

جہاد اکبر

فیج اعوج کے زمانہ میں جہاد کے معنے مسلمانوں میں یہی سمجھے جانے لگے تھے کہ مخالفین اسلام کو تلوار کے گھاٹ اتارنا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ دشمنوں کو اسلام کے خلاف یہ اعتراض ہاتھ آ گیا۔ کہ اسلام تلوار کا مذہب ہے۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوسرے اعتراضات کی طرح اس کو بھی دور کرایا۔ اور آپ نے بتایا۔ کہ تلوار سے جہاد کرنے کی ضرورت صرف اس وقت پیش آتی ہے۔ جس وقت دشمن دین کو زبردستی مٹانے کے درپے ہوں۔ اس پر مخالفین نے آپ کو کافر کہنا شروع کر دیا۔ لیکن الحمد للہ اب مسلمانوں کے تعلیم یافتہ اور روشن دماغ طبقہ میں یہ خیال مقبول ہو رہا ہے۔ کہ جہاد اکبر اپنے نفس کی اصلاح کا نام ہے۔ چنانچہ ۱۸ر جون کے "وکیل" میں مسلمانوں کی پستی اور کمزوری بیان کر کے لکھا گیا ہے :-

"جہاد کی ضرورت ہے تو اب اور اسی وقت لیکن کونسا جہاد۔ جہاد اصغر نہیں۔ جہاد اکبر۔ یعنی نفس سے لڑنا ہے اور اس موذی دیو کو پچھاڑنا ہے۔ جن جن کے اس کے کھوٹ نکالنے ہیں۔ اور رگڑ کے وہ زنگ دھونا ہے"

خیالات میں یہ تغیر مبارک ہے۔ لیکن مسلمان حقیقت میں قابل مبارکباد اسوقت بن سکتے ہیں۔ جب عملی طور پر اپنے نفس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کی راہ نمائی کے لئے جو انتظام فرمایا ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

قیام امن مومن کا فرض ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۳۰ر جون ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا

امن

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے امن اور عدل کے قائم رکھنے کے لئے کچھ قواعد مقرر فرمائے ہیں وہ قوانین اس قسم کے ہیں۔ کہ ان کو نظر انداز کرنے اور ان سے لاپرواہی کرنے سے نہ تو کوئی خود امن سے رہ سکتا ہے۔ نہ دوسرے رہ سکتے ہیں۔ تم یہ بات ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کہ بلا امن کے بھی کوئی آرام میسر ہو سکتا ہے۔ دنیا میں جتنی بے چینیاں ہیں۔ وہ سب بے امنی کا نتیجہ ہیں۔ بلکہ بے اطمینانی نام ہی بے امنی کا ہے۔ غور کرو جس شخص کی آنکھ۔ ناک۔ کان۔ زبان۔ انتڑی معدہ۔ پھیپھڑا۔ جگر۔ دل۔ تلی۔ وغیرہ سب امن میں ہوں کیا وہ بے آرام ہوا کرتا ہے۔ انسان کب بے آرام ہوتا ہے جب اس کے جسم میں امن نہیں رہتا۔ اس کے جسم کے کسی حصہ میں جنگ شروع ہوتی ہے۔ وہ تمام بے چینیاں جو جسم سے متعلق ہیں۔ تب ہی ہوتی ہیں جب جسم کے کسی حصہ میں بے امنی ہو۔ یہی حالت جذبات اور خیالات میں بے چینی کی ہے۔ دل کی بے چینی کو اگر دیکھو تو وہ بھی بے سبب نہیں ہوتی کوئی چیز ہوتی ہے۔ جو اسپر حملہ کرتی ہے۔ اور دل کی پیاری چیز کو دکھ پہنچاتی ہے۔ تب دل میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ رشتہ داروں یا جذبات میں۔ دین کے معاملات میں۔ تمدنی یا سیاسی حالات میں بے امنی ہی کا نتیجہ بے اطمینانی ہوتی ہے۔

بے چینی فقدان امن کا نام ہے

کیا وہ ملک بھی غیر مطمئن ہوتے ہیں۔ جنکو کسی دشمن کا خوف نہیں ہوتا۔ اور ان پر کوئی حملہ نہیں کرتا۔ غرض یہ بے چینی اور بے آرامی فقدان امن ہی کا نام ہے۔ جب امن اٹھ جائے یا اٹھ جانے کا اندیشہ ہو تب بے آرامی ہوتی ہے۔

تمام کاموں کا مقصد امن ہے

پس کوئی نہیں کہہ سکتا کہ امن کی ضرورت نہیں۔ یا ہمیں چین اور اطمینان کی ضرورت نہیں ہر ایک شخص کے مدنظر آرام اور اطمینان ہوتا ہے۔ اگر ایک بے وقوف اور جاہل سے بھی پوچھا جائے۔ کہ تم آرام و اطمینان چاہتے ہو یا بے آرامی اور بے اطمینانی تو وہ یہی کہیگا کہ مجھے آرام اور اطمینان کی ضرورت ہے انسانی زندگی کی ساری کوششیں صرف ہی اطمینان اور آرام کے لئے ہوتی ہیں۔ انسان کھانا کیوں کھاتا ہے۔ کپڑا کیوں پہنتا ہے۔ مکان کیوں بناتا ہے۔ علم کیوں پڑھتا اور محنت اور مشقت کیوں برداشت کرتا ہے۔ اس لئے کہ اسکو آرام ملے دنیا کے سب کے سب کام آرام اور خوشی کے حصول کے لئے ہوتے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ خوشی بغیر امن کے نہیں میسر آ سکتی۔ کیونکہ ہر قسم کی بے چینی امن ہی کے اٹھ جانے کا نام ہے۔ اس لئے انسانی کوششوں کو لغو قرار دیتا ہے۔ وہ شخص جو کہتا ہے۔ کہ امن کی ضرورت نہیں۔ جب تک جسم امن میں نہ ہو۔ روح امن میں نہ ہو۔ متعلقین امن میں نہ ہوں۔ انسان امن میں نہیں ہوتا کسی حصہ میں بے امنی ہو۔ تو انسان بے امنی کی حالت میں ہوتا ہے۔

بڑی چیز کیلئے چھوٹی چیز کی قربانی

پس امن کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ اسی کے قیام سے انسان کی زندگی خوش اور مطمئن زندگی ہوتی ہے۔ کئی دفعہ لوگ دھوکا کھاتے ہیں۔ جبکہ وہ اس قسم کے واقعات کو دیکھتے ہیں۔ کہ ایک جنگ کر کے بھی امن قائم کیا گیا۔ وہ کہہ دیتے ہیں کہ امن تو جنگ کے ذریعہ قائم ہوتا ہے۔ اصل میں وہ اس بات کو سمجھتے نہیں ہیں۔ اصل یہ ہے کہ [illegible] کا قانون جاری ہے کہ چھوٹی چیز کو بڑی کے لئے قربان کیا جاتا ہے۔ دیکھو انسان بیمار ہوتا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ صدقے سے بیماریاں اور عذاب دور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ لوگ جانور ذبح کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خوں ریزی کا نتیجہ امن ہے بلکہ امن نام ہے بڑی بے چینی کے دور کرنے کا اور وہ چھوٹی بے چینی یا خوں ریزی کے ذریعہ دور ہوتی ہے ایک ملک جو دوسرے کے مقابلہ میں اسلئے اٹھتا ہے کہ اسپر قبضہ کرے۔ اور اسکو اپنے پیروں تلے روند ڈالے۔ اور وہاں کے لوگوں کو اپنا غلام بنائے۔ اب ظاہر ہے کہ غلامی ایک بڑی مصیبت ہے کیونکہ اس میں روح اور جسم دونوں پامال ہوتے ہیں۔ جو قوم بغیر کسی عذر ظاہری کے اپنے ملک کی توسیع کے لئے بڑھے وہ کبھی مفتوح قوم کے فوائد کو مدنظر نہیں رکھیگی۔ بلکہ ہر ایک حالت میں اسکو اپنے ہی فوائد مدنظر ہوں گے۔ ایسے حالات میں اگر چھوٹا ملک لڑے تو وہ حق بجانب ہوگا۔ اور اس جنگ میں اسکو خوں ریزی کرنی پڑیگی مگر اس سے ایک بلا دور ہو جائیگی۔

فساد ذریعہ امن نہیں بلکہ بڑے فساد کیلئے ایک علاج ہے

اسپر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ امن نتیجہ ہے فساد کا۔ اور خوں ریزی کا۔ بلکہ یہ خونریزی اور فساد ایک اور بڑی خونریزی اور فساد سے بچانے کیلئے کی گئی۔ یا مثلاً ایک شخص کی آنکھ دکھتی ہے۔ ڈاکٹر اس میں کاسٹک یا کوئی اور تیزاب وغیرہ لگاتا ہے جس سے وہ گندا مواد خارج ہو جاتا ہے۔ یا جسم کے کسی حصہ میں جب پیپ پڑ جاتی ہے۔ اسپر بلسٹر باندھی جاتی ہے۔ یا وہاں نشتر لگائی جاتی ہے۔ اس کاسٹک یا نشتر یا بلسٹر کا نتیجہ صحت نہیں۔ بلکہ ان کے ذریعہ جسم میں ایک خراش پیدا کی گئی ہے جس سے جسم کو مرض کے شدید حملوں سے محفوظ کر دیا ہے۔ مگر لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے۔ شاید وہ امن کو ضروری چیز نہیں سمجھتے۔ جنگ وہیں کی جاتی ہے جہاں جنگ نہ کرنے کی صورت میں ایک بڑی جنگ سر پر پہنچ جائے۔

رسول کریمؐ کی جنگ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مکہ والوں نے متفق ہو کر فیصلہ کیا۔ کہ آپ سے ایک مذہبی جنگ کریں۔ اور چاہا کہ ایک خدا کے بندوں کو اس کی عبادت اور بندگی سے ہٹا کر۔ بتوں اور مردوں کے آگے ڈالدیں۔ اب وہ شخص جو بعث مابعد الموت پر ایمان لاتا ہے۔ اور جو یقین رکھتا ہے۔ کہ روح مرتی نہیں۔ بلکہ ہمیشہ زندہ رہیگی۔ اور یہ زندگی اس آئیندہ زندگی کے مقابلہ میں بہت مختصر ہے۔ وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ یہاں خدا پرستی چھوڑ کر بت پرستی اختیار کرے۔ اس کی نظر میں اس دنیا کی کچھ بھی وقعت نہیں ہوگی۔ وہ خدا کے تعلق کے مقابلہ میں ہر ایک تعلق کو موت خیال کریگا۔ پس چونکہ وہ جسم کے ساتھ روح کو بھی پامال کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے ان کی تلوار کے مقابلہ میں تلوار اٹھائی گئی۔ کہ ان کے روحانی حملے کو دفع کریں۔ اور یہ جنگ اس لئے کی گئی کہ اس چھوٹی جنگ کے ذریعہ بڑی جنگ اور بڑی آفت سے مقابلہ نہ کرنا پڑے۔ آنکھ میں کاسٹک لگانا صحت نہیں بلکہ اس کے ذریعہ جو مادہ خارج ہوتا ہے۔ اس سے صحت ہوتی ہے۔ پلٹس یا نشتر سے صحت نہیں ہوتی۔ بلکہ اندرونی فساد کے مقابلہ میں ایک چھوٹی خراش پیدا کی جاتی ہے۔ جس کے ذریعہ فاسد مادہ خارج ہو کر صحت ہو جاتی ہے۔ پس یاد رکھو کہ بعض دفعہ چھوٹی جنگیں بڑی جنگ سے بچنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ فساد بھی امن کا ذریعہ ہے۔ یا امن ہی ضروری چیز نہیں۔

مومن اور مسلم

اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں امن ہی ایک بڑی چیز ہے۔ اور اسی کی تلاش ساری دنیا کو ہونی چاہیئے۔ اور ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ امن قائم رکھے۔ مسلمان کے دو نام ہیں۔ تیسرا نام ہمیں قرآن کریم سے نہیں معلوم ہوتا۔ ایک مومن دوسرا مسلم۔ ان دونوں لفظوں کے یہی معنے ہیں۔ کہ لوگوں کو امن دینے والا۔ مسلم سلامتی سے نکلا ہے۔ اور مومن امن سے۔ اسلام کی غرض یہی ہے کہ امن دنیا میں قائم کیا جائے۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے بہت دفعہ نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ مگر ایمان اور اسلام کی علامت یہ ہے کہ اگر موقع ہو تو نقصان اٹھا کر بھی امن قائم رکھا جائے۔

احکام الٰہی کا پیرو تباہ نہیں ہو سکتا

یہ مت خیال کرو کہ امن قائم کرنے والے کو دنیا کچل دیگی۔ جب تم خدا کے احکام کی پیروی کرتے ہو تو تم تباہ نہیں ہو سکتے۔ اگر الٰہی احکام کی پابندی کرتے ہوئے تم ہلاک ہو جاؤ تو اس سے یہ ثابت ہوگا۔ کہ کوئی خدا نہیں۔ کیونکہ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ خدا ایک حکم دے اور انسان اس کی پابندی کرے۔ اور پھر خدا اسکو ہلاک اور برباد ہو جانے دے۔ اگر کوئی شخص اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے میں کچلا جاتا ہے۔ تو اس میں شک نہیں کہ اسلام جھوٹا ہے۔ اس بات کو فطرت مان ہی نہیں سکتی۔ کہ ایک خدا ہے۔ اور وہ اپنے تخت حکومت پر ہے۔ اور وہ دیکھ رہا ہے کہ ایک شخص اس کے دین کی اشاعت میں سرگرم ہے اور اپنی ہر ایک چیز اسکی راہ میں قربان کر رہا ہے۔ دراں حالیکہ وہ ہر طرح چست ہے۔ اور ہوشیار ہے اور اس میں کوئی سستی نہیں وہ محض خدا کیلئے کرتا ہے۔ مگر وہ اسکو تباہ ہو جانے دے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والا تباہ ہو جائے۔ اگر شریر لوگ کسی امن پسند انسان سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہیں اور شرارت سے باز نہ آئیں تو پھر ان سے جنگ جائز ہے۔ مگر اس جنگ کی حقیقت یہی ہے۔ جو نشتر اور پولٹس کی ہوتی ہے۔

صلح حدیبیہ

رسول کریم صلعم نے صلح حدیبیہ کی اسوقت بعض مسلمانوں نے کہا کہ یہ دب کر صلح کی گئی۔ جیسا کہ ہمارے متعلق کہا جاتا ہے۔ بعض صحابہ کا خیال تھا کہ اسلام کے حقوق کی پوری حفاظت نہیں کی۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا تھا۔ وہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق کیا۔ اس لئے آپ کو اس سے کچھ بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس معاہدے کی دو شرطیں ایسی تھیں جن کو کمزور خیال کیا جاتا تھا ایک شرط یہ تھی۔ کہ اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے اور آنحضرتؐ سے جدا ہو کر مکہ والوں کے پاس چلا جائیگا۔ تو وہ واپس نہ لیا جائیگا۔ اور اگر کوئی مکہ کا شخص مسلمان ہو کر آنحضرتؐ کے پاس چلا آئے۔ تو آپ مکہ والوں کے پاس واپس کر دینگے۔ بظاہر یہ کمزوری کی شرط تھی۔ مکہ والوں میں سے بعض شخص مسلمان ہو کر مکہ سے بھاگ آئے۔ اور ان کے تعاقب میں مکہ کے لوگ آئے۔ جب وہ مسلمان آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچے تو کافروں نے کہا کہ آپ کا معاہدہ ہے کہ آپ ہمارے آنیوالوں کو واپس کر دینگے۔ اپنے معاہدہ کو پورا کیجئے۔ آپ نے فرمایا نبی معاہدہ شکن نہیں ہوتے۔ آپ ان کو لیجائیں۔ وہ لیجا رہے تھے مگر اس نے ایک کو موقع پا کر راستہ میں قتل کر ڈالا اور دوسرا بھاگ گیا۔ پھر آنحضرتؐ کی خدمت میں آیا۔ اور عرض کیا کہ آپ نے اپنا معاہدہ پورا کر دیا اب میں خود بچکر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ۔ ہم معاہدہ کے خلاف نہیں کر سکتے۔ وہ وہاں سے بھاگ کر شام کے اس راستہ پر بیٹھ گیا جہاں سے مکہ والوں کے قافلے گذرتے تھے۔ اور مکہ سے اور نو مسلم بھی آ آ کر اس سے ملتے گئے۔ اور چونکہ ان سے ان کی جنگ تھی اسلئے انہوں نے مکہ والوں کے قافلے لوٹنے شروع کئے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مکہ والوں نے خود عرض کیا کہ آپ انکو بلا لیجئے۔ اور ہم اس شرط سے باز آئے۔

دوسری شرط یہ تھی کہ جو قوم جس سے ملنا چاہے وہ اس سے ملجائیں۔ ان کو خیال تھا کہ لوگ آنحضرتؐ سے خوف کی وجہ سے ملتے ہیں۔ جب ہم نے یہ شرط منوالی تو سب لوگ آپ سے جدا ہو کر ہم سے مل جائینگے۔ مگر جب یہ شرط ہوئی تو کچھ قبیلے آپ سے مل گئے اور کچھ مکہ والوں سے مل گئے۔ اور یہ بھی شرط تھی کہ ایک دوسرے کے حلیف پر کبھی حملہ نہیں کیا جائیگا۔ مگر مکہ والوں نے آنحضرتؐ کی ایک حلیف قوم پر شبخون مارا۔ اور ان کے بہت سے آدمیوں کو قتل اور زخمی کیا۔ یہ کوئی پوشیدہ رہنے والی بات نہ تھی۔ آپکو معلوم ہوا تو آپ نے مکہ پر چڑھائی کر دی۔ وہ جگہ جہاں آپ کو عمرہ کیلئے بھی داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ اسی میں آپ بحیثیت ایک فاتح کے داخل ہوئے۔ مکہ والے اسپر اعتراض نہیں کر سکتے۔ آنحضرتؐ نے مکہ والوں سے غداری نہیں کی بلکہ مکہ والوں نے معاہدہ شکنی میں غداری سے کام لیا۔ اور وہی صلح جسکو وہ اپنے لئے فتح سمجھتے تھے۔ ان کیلئے وبال ہو گئی۔ پس جو خدا کے احکام پر عمل کرتے ہیں خدا ان کی فلاح و بہبود کے خود سامان کر دیتا ہے۔ یہ خیال نہ کرو کہ

اسلام اور آریہ سماج

عرصہ ہوا۔ ایک جعلی تھانیدار دیہات میں لوگوں کو دکھ دیتا۔ اور ڈرا ڈرا کر شکم پروری کرتا تھا۔ مگر بالکے آخر ایک روز اس کا سرکاری افسر سے مقابلہ ہو گیا۔ اگرچہ اس کے زبانی جمع خرچ اور زبان کی تیزی سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرکاری افسر اس کے مقابلہ میں ہیچ محض ہے۔ لیکن آخر جب حکام بالادست تک بات پہونچی۔ تو تھوڑے دنوں کے بعد وہ بداندیش کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ اور اپنی خباثت کی وجہ سے اپنے دیگر رشتہ داروں کو بھی لے ڈوبا۔ کیونکہ وہ بھی اس کے ہمخیال اور پشت و پناہ ہو رہے تھے انسانی حکومتوں میں جعلی افسروں کی سرداری کچھ دنوں کے لئے چل جائے۔ تو تعجب نہیں۔ لیکن آلہی حکومت میں ایسا ہونا غیر ممکن ہوتا ہے ؛

عرصہ چالیس سال کے قریب ہوا کہ پنڈت لیکھرام جی اور حضرت مسیح موعود کا مقابلہ ہوا۔ جس کا سچدانند سروپ سرو دیا پک سرو انتریامی (علیم بذات الصدور) خدا نے اپنی عاجز مخلوق کی رہنمائی کے لئے ایسا فیصلہ کیا۔ جسمیں کسی عقلمند منش کو گنجایش شک کی نہیں رہی۔

ہم ذیل میں مختصر طور سے بتلاتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب اور پنڈت لیکھرام جی کے ساتھ دیالو کرپالو سرو شکتیمان سرو انتریامی پرمیشور نے کیسا سلوک کیا۔ اس بارہ میں ہم جو کچھ لکھیں گے۔ پنڈت جی کی کتاب کلیات آریہ مسافر (تصانیف لیکھرام جی) سے ہی لکھیں گے۔ چونکہ جن دنوں یہ دونوں کتابیں لکھی گئی تھیں۔ ضد اور تعصب کا زور تھا۔ اسلئے حقیقت پر غور نہ کیا گیا اور اصلیت کو نہ سمجھا گیا۔ مگر جوں جوں زمانہ گذرتا جائیگا۔ ضد میں کمی آتی جائیگی۔ اسلئے اُمید ہے کہ اصل حقیقت لوگوں پر روشن ہو جاویگی۔ اب آریہ صاحبان اور دیگر لوگوں کو نہایت ٹھنڈے دل سے حضرت مسیح موعود کے ان الہامات پر غور کرنا چاہیئے جنھیں پنڈت جی نے اپنی کتاب تکذیب براہین میں چھاپا۔ اور ان کے مقابلہ میں اپنے دعاوی اپنے صدق کے ثبوت میں پیش کئے۔ ان الہامات پر جو آیندہ قوموں کی تباہی اور اقبالمندی پر روشنی ڈالتے ہیں۔ ہمیں نہایت دیانتداری اور خدا ترسی سے فکر کرنا چاہیئے۔ اگر ہم ان پر غور و خوض نہ کرینگے۔ تو بعد میں آنے والی نسلیں ہم پر لعنت کرینگی کیونکہ چالیس سالہ مدت میں جو خدا کے منہ کی باتوں نے لاکھوں کے گھر برباد کر دیئے۔ اور لاکھوں کے گھر جلا دیئے۔ اس بات کا اعلان کر رہی ہیں۔ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے تیز و تند سیلاب درپیش ہے اور خاردار جنگلات اور پرخطر واقعات سزا دہی کے لئے طیار ہو رہے ہیں۔ اگرچہ ایسے صدہا الہامات موجود ہیں۔ جن کا دنیا کی آیندہ قسمت کے ساتھ تعلق ہے لیکن اسجگہ صرف حضرت مسیح موعود کے چند الہامات دربارہ پنڈت لیکھرام جی اور اس کے مقابلہ میں پنڈت جی کے دعاوی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ تاکہ ہم اور ہمارے ہمقوم بزرگوں کی آنکھیں کھلیں۔ اور زمانہ کی رفتار سے فائدہ اٹھائیں ؛

مسیح موعود کے الہامات

(۱) خدا تیری برکتیں اردگرد پھیلائے گا۔ اور ایک اُجڑا ہوا گھر تجھ سے آباد ہوگا صہ ۴۹۸

تیری ذریت منقطع نہوگی اور آخری دنوں تک سرسبز رہیگی ؛

(۲) تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیگا۔

(۳) اور ایسا ہوگا کہ وہ سب لوگ جو تیری ذلت کے فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے خیال میں ہیں۔ وہ سب ناکام رہینگے اور ناکامی کے ساتھ مرینگے۔

کلیات آریہ مسافر صہ ۴۹۶ و ۵۰۱

(۴) میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا۔ اور برکت دونگا اور ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جاویگا۔۔۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔۔۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔۔۔ فضل عمر ہوگا اسکا نام محمود بھی ہے۔

(سبز اشتہار)

پنڈت لیکھرام کے خیالات

(۱) آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جاویگی۔ نہایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی ؛

(۲) چند روز تک قادیان میں نہایت ذلت و خواری کے ساتھ کچھ تذکرہ رہیگا پھر معدوم مطلق ہو جائیگا۔

(۳) آج تو آپ بکلی ناکام ہیں۔ اور ساری مرادوں سے محروم ۔۔۔۔۔۔ آیندہ بھی یہی نامرادی رہیگی۔ اور کوئی حادثہ نہ برآئیگی (جو کچھ اس اشتہار میں احقر نے لکھا ہے۔ حرف بحرف خدا تعالی کے حکم سے لکھا گیا ہے۔ اور اس کے حکم سے کسی کو گریز نہیں۔ لیکھرام ۱۸ مارچ سنہ ۱۸۸۶ء

(۴) ہمارا الہام کہتا ہے کہ لڑکا کہا تین سال کے اندر اندر آپ کا خاتمہ ہو جاویگا اور آپ کی ذریت سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

کلیات آریہ مسافر صہ ۴۹۶ و ۵۰۱

مذکورہ بالا تحریر سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود قادیانی اپنے تئیں خدا کا فرستادہ دنیا کا حقیقی مسیحا یقین کرتے تھے۔ اور اپنی کامیابی اور دنیا کے کناروں تک اسلام کا جھنڈا لہرانے کی پیشگوئی کر چکے تھے اور اپنی اولاد کی سرسبزی کی بار بار بشارتیں دیتے تھے اسکے بالمقابل پنڈت لیکھرام جی نے لکھا کہ نعوذ باللہ آپ اور آپ کی ذریت تباہ ہو جاویگی۔ اور تین سال تک قادیان کے اندر ہی اندر خواری و ذلت کے ساتھ خاتمہ ہو جاویگا۔ اور پنڈت جی نے اسے اپنا الہام ظاہر کیا۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ عدالت عالیہ الہٰیہ جسمیں یہ مقدمہ درپیش تھا۔ اس نے کیا فیصلہ کیا۔ خصوصاً اس صورت میں جبکہ فریقین میں سے ہر ایک نے اپنی ناکامی نامرادی اور بربادی کو اپنے مذہب کے بطلان پر برہان قاطع گردان لیا تھا۔ اور فریقین کے ہمخیال اس بات پر تلے ہوئے تھے۔ کہ فریقین میں سے جو ناکام اور ذلیل ہو کر برباد ہوگا۔ یہ امر اسکے مذہب اور دھرم کے بطلان پر دلیل قاطع ہوگی۔

اب ہم دیکھتے ہیں (۱) حضرت مرزا صاحب کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا (۲) دنیا کے ...

ممالک میں آپ کے غلام پیدا ہو گئے ۔ آپ کی اولاد نے ترقی کی ۔ (۳) آپ کا موعود بیٹا قوموں کا فخر ہوا ۔ اور اس کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچا (۴) آپ کے بڑے بڑے دشمن جو آپ کی ذلت کے فکر میں اور ناکامی کے درپے تھے ۔ تباہ اور برباد ہو گئے ۔ بلکہ پنڈت لیکھرام کی طرح اپنی اصل نسل اور اولاد کو بھی ساتھ ہی لے ڈوبے

اب ہمیں کوئی سمجھا دے کہ آریہ لوگ پرمیشور کو آئندہ اندھیر نگری چوپٹ راجا سمجھیں گے ۔ ظالم اور راستی کا دشمن قرار دینگے ۔ ہمیں یقین ہے کہ وہ پرمیشور کو دیالو کرپالو سرب شکتیمان سمجھ کر کرشن اوتار پر ایمان لا دینگے ۔ اور اس شخص کے قدموں پر نہ چلینگے ۔ جس نے کرشن اوتار کی مخالفت کر کے کورو کی طرح اپنا ناش کرا لیا ۔

کیا آریہ صاحبان مذکورہ بالا فیصلہ خدائی کو سوامی دیانند صاحب کے حسب ذیل ارشاد کے ماتحت قبول کرینگے ۔ کہ جو حقیقی طور سے دنیا کا فیض رسان دھرماتما ہوتا ہے ۔ اس کا جو مقابلہ کرتا ہے ۔ وہ برباد ہوتا ہے (ستیارتھ پرکاش)

آریوں کا پرانا سیوک
مہر سنگھ (نو مسلم) مصنف رسالہ اسلام وگرنتھ صاحب قادیان

امریکہ میں بھوت

جناب مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں :
"آجکل یہاں بھوتوں اور جنون کا بہت خیال بڑھتا جاتا ہے ۔ جیسا کہ بائیبل میں ذکر ہے ۔ کئی اخباروں میں شایع ہوتا رہتا ہے ۔ کہ فلاں نے پولیس میں رپورٹ کی ۔ کہ رات کو بھوت اسے ستاتے ہیں ۔ اور مکان پر چڑھ جاتے ہیں ۔ غالباً یہ اناجیل کی تعلیم کا اثر ہے ۔ چنانچہ اناجیل سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ اس قسم کے خیالات لوگوں میں اسوقت پائے جاتے جب حضرت مسیح آئے تھے ۔"

مطبوعات جدیدہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور اسی کی توفیق سے جس قدر لٹریچر سالانہ اسلام کے متعلق ہماری چھوٹی سی اور غریب جماعت کی طرف سے شایع ہوتا ہے ۔ دعویٰ کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اتنا کسی اور حلقہ کی طرف سے ہرگز شایع نہیں ہوتا ۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام کے ساتھ باقاعدہ اعلان نہیں ہوتا ۔ اسلئے جہاں ہماری اپنی جماعت کا ایک بڑا حصہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا ۔ اور اسے استعمال کر کے خدمت دین نہیں کر سکتا ۔ وہاں دوسرے لوگوں کو بھی علم نہیں ہو سکتا ۔ کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کس قدر اسلام کی صداقت اور حقانیت کے زبردست دلائل اور حقائق پیش کئے جا رہے ہیں ۔

اس بات کو محسوس کرتے ہوئے ارادہ کیا گیا ہے کہ آئندہ مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت ان تمام کتب رسائل ٹریکٹوں ۔ اشتہاروں وغیرہ کی باقاعدہ اطلاع شایع کی جائے ۔ جو ہماری جماعت کی طرف سے شائع ہوں ۔ اس کے لئے احباب سے گذارش ہے کہ جو کچھ بھی وہ سلسلہ کے متعلق شائع کریں اسکی کم از کم ایک کاپی دفتر "الفضل" میں ضرور بھیجدیا کریں ۔ اور اگر کسی وجہ سے کاپی نہ بھیج سکیں تو اس کے متعلق ضرور اطلاع بھیجدیا کریں تاکہ اعلان کیا جا سکے ۔

صیغہ تالیف و اشاعت کا کام ۔ یہ شرف صیغہ تالیف و اشاعت کے بکڈپو کیلئے ہی مقدر تھا ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ کتب جو تا حال معرض اشاعت میں نہیں آئی تھیں شایع کر کے احباب کو مستفید ہونے کا موقعہ دے ۔ چنانچہ حال میں اس کے ذریعہ حسب ذیل چار بیش قیمت کتابیں شایع ہوئی ہیں :-

منن الرحمن ۔ اسکے ایک سو چار صفحات ہیں ۔ اس کتاب کا زیادہ حصہ عربی میں ہے جس کا ساتھ ساتھ اردو میں ترجمہ بھی ہے ۔ اسمیں عربی زبان

کو ام الالسنہ ثابت کیا گیا ہے ۔ قیمت ۱۲/ ۔ اس کتاب کے ۴۸ صفحات ہیں ۔

البلاغ یا فریاد درد ۔ جسمیں اسلام کی حالت بتا کر مسلمانوں کو عیسائیوں کے اعتراضات کے جوابات دینے کی پرزور اور دردِ دل سے تحریک کی گئی ہے ۔ اس کا بھی ایک حصہ عربی زبان میں ہے جس کا ترجمہ ساتھ کے ساتھ فارسی میں درج ہے ۔ اس کی قیمت ۸/ ہے ۔

ترغیب المومنین فی اعلاء کلمۃ الدین ۔ یہ ۲۴ صفحہ کا عربی رسالہ ہے جس کا ترجمہ ساتھ ہی فارسی میں ہے ۔ قیمت ۳/

تجلیات الٰہیہ ۔ چھوٹے سائز کے ۳۲ صفحے کا اردو رسالہ ہے ۔ جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے الہام "چمک دکھلاؤنگا تم کو اس نشان کی پنج بار" کی تشریح فرمائی ہے ۔ قیمت ۱/

براہین احمدیہ پر زمانہ مخالفت سے قبل مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعت السنہ میں حضرت مسیح موعود کی کتاب براہین احمدیہ پر جو بہت مفصل اور زبردست ریویو کیا تھا ۔ اسے منشی فخر الدین صاحب ملتانی نے کتاب کی صورت میں ۲۶×۲۰/۸ کے سائز کے قریباً ڈیڑھ سو صفحات پر عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ شایع کیا ہے ۔

اس ریویو سے چونکہ حضرت مسیح موعود کی دعویٰ سے پہلی زندگی کے پاک اور مطہر اور آپ کے وجود کا انوار الٰہیہ کا منبع ہونے کا ثبوت ملتا ہے ۔ اس لئے اس کا مطالعہ خالی از فائدہ نہیں ہو سکتا ۔ قیمت ایک روپیہ (کتاب گھر قادیان)

مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی ۔ جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کی تالیف ہے ۔ جو اب تیسری بار اضافہ کے ساتھ شائع ہوئی ہے ۔ اسمیں اول پیشگوئیوں کے اصول پر ایک مضمون ہے پھر ان اعتراضوں کے جواب دئے گئے ہیں ۔ جو حضرت مسیح موعود کی مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی پر مخالفین کرتے ہیں ۔ حجم ۲۲×۱۸/۸ کے ۵۶ صفحے ہیں ۔ اور قیمت ۶/

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

کپڑا بننے کے سرکاری سکولوں میں داخلہ

اس انسٹیٹیوٹ میں پہلے سال کے لئے اعلیٰ جماعت اور صنعتی جماعت کا نیا داخلہ اکتوبر سنہ ۲۲ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ اور ایسا ہی دوسرے ڈسٹرکٹ سکولوں (۱) کرنال (۲) ملتان۔ (۳) جلال پور جٹاں (۴) شام چوراسی میں۔

ہر جماعت کیلئے دس سے ۱۵ روپیہ تک کے دس وظائف دئے جائینگے۔ بافندوں کے لڑکے یا بافندے صرف صنعتی جماعت کے وظائف لے سکینگے۔

داخلہ کی اجازت کے لئے درخواستیں ٹیکسٹائل ماسٹر کے پاس ۱۵ جولائی سنہ ۲۲ء سے قبل پہنچ جانی چاہئیں۔ پراسپکٹس حسب ذیل پتہ پر درخواست کرنے سے مل سکتا ہے۔

ٹیکسٹائل ماسٹر گورنمنٹ سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ ہال بازار امرتسر

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور معروف ہردلعزیز خضاب ایسا سفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار دبیر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرماویں۔ ہم بعضے دروغگوئی کو لعنت اور دہوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔

قیمت فی شیشی یک اونس معہ برش ۹ر علاوہ محصول وغیرہ زیادہ لینے والے خریداروں سے خاص رعایت۔

احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

انجنیئرنگ سکول لدھیانہ سے پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری سنہ ۲۲ء سے یہ سکول باجازت جناب چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی۔ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کیلئے سابقہ کوتوالی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا۔ اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل سنہ ۲۲ء سے کسی [illegible] طالب علم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا سکول کی حیرت انگیز ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست سے اور انجنیئر صاحبان کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے۔ پرنسپل مسٹر محمد سکندر خان صاحب اول انجنیئر ہیں۔ جو بیس سال تک انجنیئرنگ کالج حیدر آباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ انٹرنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔

منیجر انجنیئرنگ سکول پشاور

قادیان میں اراضی خریدنے کے خواہشمند احباب

مطلع رہیں کہ ہمارے انتظام میں عموماً ہر وقت ہر قسم اور ہر موقعہ کی زمین موجود رہتی ہے تفصیلاً بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاویں۔

اس وقت محلہ دار الرحمت قادیان میں احمدیہ سٹور کے پاس نہایت عمدہ موقعہ کے قطعات موجود ہیں۔ قیمت حسب موقعہ فی مرلہ ۵۰ روپے اور [illegible] ہے۔ محلہ دار الفضل میں بھی زمین موجود ہے جو قادیان سے نسبتاً کچھ فاصلہ پر ہے اس کی قیمت حسب موقعہ فی مرلہ [illegible] اور [illegible] ہے

خاکسار

(صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد۔ قادیان پنجاب

ثناء اللہ امرتسری کا مباہلہ سے فرار

مولوی ثناء اللہ امرتسری ایڈیٹر اہل حدیث جو حضرت مسیح موعود کے مقابلہ سے ہمیشہ جی چراتا رہا۔ اور جب کبھی اسکو مقابلہ کیلئے بلایا وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ گیا۔ آخر کار حضرت مسیح موعود نے اس کے ساتھ آخری فیصلہ کیلئے اشتہار مباہلہ بھیجا تو اس نے نہایت بزدلی اور بیحیائی سے اس طریق فیصلہ سے انکار کر کے اپنے اخبار اہل حدیث میں طبع کیا۔ کہ مفسد و دغاباز بدکار اور نافرمان لوگوں کو خدا تعالیٰ لمبی مہلت اور لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کریں۔ لہٰذا اس کے مطابق جب اسکو مہلت مل گئی اور لمبی عمر دیگئی تو اس نے اس اخبار کو اس قدر پوشیدہ رکھا کہ دس روپیہ قیمت پر بھی ایک پرچہ دینا منظور نہ کیا۔ چونکہ اس کا یہ پرچہ ہر ایک احمدی کے پاس ہونا ضروری تھا۔ اس لئے خاکسار ایڈیٹر فاروق نے اخبار مذکور کو بڑی کوشش سے ڈھونڈ کر لیا ہے کہ اسکی سطر بسطر حرف بحرف نقل بعینہ آخر تک طبع کرا کر "مرقع ثنائی" سے شائع کر دی ہے۔

تمام احمدی احباب ۵ پیسے کے ٹکٹ بھیجکر پتہ ذیل سے منگوا کر ہمیشہ کیلئے اپنے پاس رکھیں۔ منیجر فاروق [illegible]

ہندوستان کی خبریں

وزیر ہند پر ہرجانے کی نالش کلکتہ۔ ۳۰ جون۔ مسرز کیو رام پور اینڈ کمپنی کی طرف سے وزیر ہند کے خلاف ساڑھے پینتیس لاکھ روپیہ ہرجانہ کا دعوے دائر کیا گیا ہے۔ کیونکہ کمپنی کے بیان کے مطابق انڈین میونیشن بورڈ نے ان سے مال خریدنے کا ٹھیکہ کیا تھا۔ لیکن پھر ریل سے دا گذار نہیں کرایا۔

جیلر پر حملہ کرنے والے کو سزا موت الہ آباد۔ ۳۰ جون نینی سنٹرل جیل کے ملزم گھاسی لال نے جیلر فورڈ ہیم پر حملہ کیا تھا۔ اسیسروں کی رائے تھی کہ اقدام قتل نہیں کیا۔ لیکن سیشن جج الہ آباد نے زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند اسے سزائے موت کا حکم سنا دیا۔

وزیر تعلیم آسام کا انتقال شلانگ۔ ۳۰ جون گذشتہ شام آنریبل خان بہادر سید عبد المجید وزیر تعلیم کا انتقال ہو گیا۔

ایک اور پلٹن توڑ دی گئی شملہ۔ ۳۰ جون۔ ۲/۱۹ پنجابی پلٹن جو جنگ میں بھرتی کی گئی تھی۔ توڑ دی گئی ہے۔

رشوت ستانی کے متعلق حکومت پنجاب کا اعلان شملہ۔ ۳۰ جون۔ محکمہ جات پولیس۔ طب و تعمیرات عامہ کے اعلےٰ افسران کے مرتشی ہونے کے امکان کی نسبت رشوت ستانی کی تحقیقاتی کمیٹی نے جو اشارات کئے تھے۔ ان کے متعلق ۳۱ مارچ کو حکومت نے ایک ریزولیوشن شائع کیا تھا۔ ہز ایکسلنسی اس خیال کو تسلیم نہیں کرتے۔ کہ ان تینوں محکموں کے اعلےٰ عہدہ دار مرتشی ہیں۔ اگرچہ ہر گلہ میں سیاہ بھیڑ ضرور ہوتی ہے لیکن ان تینوں محکموں کے بڑے بڑے افسر زیادہ تر ان اصولوں کے پابند ہیں۔ جو انکے محکمہ سول کے ہم منصب افسران کا طغرائے امتیاز ہیں۔

ایک اعلان شدہ علاقہ کا غیر سرکاری صدر کمیٹی پنجاب گورنمنٹ کی ایک تازہ پریس کمیونیک مظہر ہے کہ پنجاب گورنمنٹ (وزارت تعلیم) نے سردار صاحب سردار بچتر سنگھ کو قصبہ بدھلاڈا ضلع حصار کے اعلان شدہ رقبہ کی کمیٹی کا غیر سرکاری صدر مقرر فرمایا ہے۔

سیاسی لیڈروں کی آمد پنجاب پنڈت موتی لال نہرو۔ حکیم اجمل خاں مسٹر پٹیل۔ ڈاکٹر انصاری۔ مسٹر کستوری رنگا ائینگر اور چند دیگر لیڈروں کے ۲۲ جولائی ۱۹۲۲ء کو لاہور میں آئے۔ ان کی آمد کی غرض یہ ہے۔ کہ یہ تحقیقات کریں کہ کیا ملک قانون شکنی کے لئے تیار ہے۔ یا نہیں۔

جیل خانہ سے روزنامہ کی اشاعت فیض آباد سے گوردھن پانڈے ایک قلمی اخبار بنام "دو کاش" روزانہ نکال رہے ہیں۔ اخبار "ہندوستان" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اس روزنامہ کا پرچہ ۲۰ شیوراج سے موصول ہوا ہے۔ جس میں سوراج کے معنے پر لیڈر لکھا گیا ہے۔

درسگاہ فنون کے لئے عطیہ علیگڑھ۔ یکم جولائی آنریبل نواب مزمل اللہ خاں نے فنون کی درسگاہ جاری کرنے کے لئے ایک لاکھ روپیہ مسلم یونیورسٹی کو عطا کیا ہے۔

احمد آباد کی تارک موالات میونسپلٹی کا مقدمہ احمد آباد۔ یکم جولائی حکومت نے موقوف شدہ میونسپل بورڈ کے خلاف میونسپلٹی کا روپیہ غلط استعمال کرنے کا جو مقدمہ دائر کیا ہوا ہے۔ سماعت کے لئے پیش ہوا۔ مدعا علیہم نے جو مقتدر تارکان موالات ہیں الزامات کی پرزور تردید کی۔

بریلی میں ایک اور سپاہی ہلاک لکھنؤ۔ ۲۱ جون سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ۲۶ جون کو بریلی میں ایک اور پولیس کانسٹبل کو گولی سے ہلاک کیا۔ ۲۲ تاریخ کو جن سپاہیوں پر فائر کیا گیا تھا۔ ان میں سے ایک مر گیا ہے۔ پبلک کے آدمیوں نے جنازہ کے ساتھ شریک ہو کر ہمدردی کا اظہار کیا۔

حکومت کوئینزلینڈ و جنوبی آسٹریلیا کے فیصلے شملہ۔ یکم جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ رائٹ آنریبل مسٹر شاستری کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوئینزلینڈ کی حکومت نے تمام برطانوی رعایا کو ڈکٹیشن ٹسٹ سے مستثنیٰ کر دیا ہے جو بنانا انڈسٹری پریزرویشن ایکٹ (قانون تحفظ صنعت و حرفت) کے ماتحت عائد کیا گیا تھا۔ جنوبی آسٹریلیا کی حکومت نے آبپاشی اور بازیافت اراضی کے قوانین میں ترمیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن کے رو سے ایشیائیوں کو زمین حاصل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ تاکہ یہ قوانین صرف اجنبی ایشیائیوں پر ہی اطلاق پذیر رہ سکیں۔

آگرہ میں ڈاکوؤں کی گرفتاری آگرہ یکم جولائی۔ آٹھ ڈاکو جس وقت بندوقیں اور گولی بارود لئے ہوئے ٹرین سے ریلوے اسٹیشن پہاڑی پر پہونچے ہیں۔ تو پولیس نے انہیں بڑی ہوشیاری سے گرفتار کیا۔ مقامی جماعت کا لیڈر جو پہلے کبھی پولیس کا سپاہی تھا۔ آگرہ شہر میں ان کا بڑا لفٹننٹ۔ اسلحہ اور گولی بارود کی مقدار عظیم کے ساتھ گرفتار کیا گیا ہے۔

سندھ نیشنل کالج کا الحاق بمبئی یونیورسٹی سے بمبئی۔ یکم جولائی۔ سندھ نیشنل کالج کے پرنسپل کی درخواست پر کہ اس کے کالج کو بطور ایک دوسرے درجہ کے کالج کے ملحق کر لیا جائے۔ بہت سرگرم بحث ہوئی آخر بمبئی یونیورسٹی کے سینیٹ نے فیصلہ کیا کہ عارضی طور پر اسے دو سال کے لئے ملحق کر لیا جائے۔

مہاراشٹر کی سنٹرل پراونشل کانگرس کا احتجاج ناگپور یکم جولائی۔ دو کے مقابلہ میں ۱۸ آراء سے مہاراشٹر کی سنٹرل پراونشل کانگرس کمیٹی نے مجلس عامہ کے فیصلہ کے خلاف آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے اپیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ پراونشل کمیٹی پندرہ اگست کو جدید انتخابات کرنے چاہئیں۔

غیر ممالک کی خبریں

آئرلینڈ میں جنگ

لندن - ۲۹ر جون - آج صبح آٹھ بجے سے فورکورٹس پر [illegible] ہو رہی ہے - رات بھر آتشباری کی گئی - کلدار توپوں اور بندوقوں سے [illegible] آگ برسائی گئی - ملک کے شہر کے مختلف حصص میں چھپ چھپ کر گولیاں چلائی جاتی ہیں - اب تک پندرہ مقتول اور [illegible] مجروح ہوئے ہیں - اکثر غیر مسافی ہیں - باغیوں کے اتلاف جان کا علم نہیں ہے -

وائسرائے اور وزیر ہند میں کوئی اختلاف نہیں

لندن - ۲۴ر جون - اب جبکہ یہ اعلان ہو چکا ہے کہ وائسرائے کے بڑے صاحبزادہ وائیکونٹ ارلی آئندہ جولائی میں ہندوستان تشریف لائینگے - تو اس سے ان افواہوں کی تردید ہو جائے گی - جو مسٹر مانٹیگو کے مستعفی ہونے کے بعد سے برابر مشہور ہو رہی ہے - کہ عنقریب لارڈ ریڈنگ بھی اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدینگے - اس استعفاء کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے - کہ وائسرائے اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان معاملات ہند کی بابت سخت اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے - لیکن مستند ذریعہ سے معلوم ہوا ہے - ان میں کوئی اختلاف رائے نہیں پایا جاتا -

کابل کا نیا وزیر خارجہ

پشاور - ۲۹ر جون - سردار محمد ولی خاں جو سفارتی مشن لئے ہوئے امیر امان اللہ خاں کی تخت نشینی کا اعلان کرنے کے لئے یورپ کے دارالسلطنتوں میں دورہ کر رہے تھے - اور جو حال ہی میں کابل واپس آئے ہیں - معلوم ہوا ہے - کہ سردار اعلیٰ محمود طرزی بیگ کی جگہ وزیر خارجہ بنائے گئے ہیں -

حکومت انگورہ کا احتجاج زیر غور

دیوان عام میں مسٹر ہارمزورتھ نے کہا کہ برطانیہ اور فرانس و اٹلی کی حکومتیں - انگورہ حکومت کے اس احتجاج کے متعلق ملکر غور کر رہی ہیں - جو اس نے یونانیوں کے قسطنطنیہ کو بطور بحری مرکز کے استعمال کرنے کے خلاف کیا ہے -

حرب الاحرار ہندوستان

لندن - ۲۹ر جون - ایڈن برگی حرب الاحرار کانفرنس نے ایک قرارداد پاس کی ہے جس میں اس نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی تائید منظور کی ہے - [illegible] اس بات پر زور ڈالا ہے کہ وہ آئندہ اہل ہند کے لئے نوآبادیات کے مانند حکومت خود اختیاری کے حصول کے متعلق قانون کی تائید کریگی - اس ریزولیوشن میں پارٹی پر زور دیا گیا ہے کہ وہ حکومت پر زور ڈالے کہ وہ مسئلہ ٹرکی کے تصفیہ میں مدد دے - تاکہ ٹرکی کو اس کے اپنے مقبوضات واپس دے جائیں -

یورپ میں عورتوں کی کثرت

برلن کی رپورٹ سے جو اس ہفتہ میں شائع ہوئی ہے - واضح ہوتا ہے - کہ اس وقت یورپ میں ۲۲ کروڑ ۵۰ لاکھ مرد اور ۲۵ کروڑ عورتیں - اور دو کروڑ ۵۰ لاکھ عورتیں بلا شادی کے زندگی گذارنے پر مجبور ہیں - تناسب کے لحاظ سے یورپ میں ایک ہزار مرد اور گیارہ سو عورتیں ہیں - تمام یورپ میں قریب قریب یہی حال ہے - روس میں آغاز جنگ کے قبل عورتوں کی تعداد ۴ فیصدی اب ۳ فیصدی زیادہ ہے - برطانیہ - جرمنی - فرانس - اٹلی میں عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے -

ہندوستان کے سیاسی قیدیوں کی تعداد

لندن - ۲۷ر جون - دارالعوام میں کرنیل ویج ووڈ کو جواب دیتے ہوئے ارل ونٹرٹن نے کہا کہ حکومت ہند کو امید ہے کہ وہ عنقریب سیاسی قیدیوں کی تعداد سے مطلع کرے - ان کی رائے میں ان قیدیوں کی تعداد ... ہم سے زیادہ نہیں ہو سکتی - اور بیس ہزار تو ہرگز نہیں ہے -

انجمن اقوام میں جرمنی کا داخلہ

لندن - ۲۶ر جون - دارالعوام میں آج مسٹر لائڈ جارج نے اعلان کیا کہ برٹش گورنمنٹ اس [illegible] انجمن اقوام کی ممبری میں جرمنی کے داخلہ کی تجویز کی تائید کرے -

عمال مصر کے الاونس میں تخفیف

لندن - ۲۷ر جون - قاہرہ - چونکہ گرانی کم ہو گئی ہے اس لئے کونسل وزراء نے عمال سرکاری کے خاص الاونس میں ۲۰ر فیصدی کی تخفیف منظور کی - اب عمال [illegible] سالانہ تنخواہ کی میزان پچاس لاکھ ہے - ۱۹۲۱ء میں یہ میزان ۵۲ لاکھ پچاس ہزار تھی -

لنڈن اور بمبئی کے درمیان ہوائی سفر

اخبار ڈیلی میل کا بیان ہے کہ وزارت ہوائی اور وزارت بحری دونوں کمانڈر برنی کی اس تجویز کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہیں کہ لنڈن اور بمبئی کے درمیان ہوائی سفر کی جو اسکیم کمانڈر موصوف نے مرتب کی ہے - اس پر جلد عمل درآمد کیا جائے - یہ امید ہے کہ گورنمنٹ بھی بہت جلد اس تجویز کو منظور کر لے گی - اور آئندہ بارہ ماہ کے اندر ہی اس سکیم پر عمل شروع ہو جائیگا -

حکومت فرانس میں اشاعت اسلام کی جبری بندش

پیرس - یکم جون - پارلیمنٹ میں مسودہ قانون پیش کیا گیا ہے - کہ حکومت فرانس کے ماتحت حق شہریت حاصل کرنے کے واسطے یہ لازمی ہے - کہ اصول کثرت ازدواج کو ترک کر دیا جائے - سینیگال میں مسلمان کثرت سے آباد ہیں - اس قانون کی رو سے ہر فرانسیسی شہری کو مقام ڈاکر (صدر مقام) جانے کی ممانعت ہوگی کہ اسلام قبول نہیں کر سکیگا - اور نہ شہریت کے حقوق سے مستفید ہوتا ہوا کئی بیویاں رکھ سکیگا -

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)